# فضائل رمضان المبارک اور روزہ کی تاریخ

عماد العلماء علامہ سید محمد رضی طاب ثراہ

یوں تو ہر ساعت، ہر دن اور ہر مہینہ اللہ ہی کا پیدا کیا ہوا ہے مگر جس مہینہ کو اس نے اس قدر فضیلت عطا فرمائی ہے کہ وہ اس کی ذات کی طرف منسوب ہو کر ''شہر اللہ'' کہا جاتا ہے وہ یہی رمضان المبارک کا مہینہ ہے اور جس کی ہر آن اور ہر لمحہ برکتوں اور رحمتوں کا ایک عظیم خزانہ اور نہ ختم ہونے والا سرچشمہ ہے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک مشہور خطبہ میں فرمایا تھا ''نَوْمُکُمْ فِیْہِ عِبَادَ □ وَاَنْفَاسُکُمْ فِیْہِ تَسْبِیْحٌ'' مقصود یہ تھا کہ اس مبارک مہینہ میں روزہ دار اہل ایمان کی نیند بھی عبادت میں شمار کی جاتی ہے اور ان کی سانس کے سلسلہ کو بھی تسبیح قرار دیا جاتا ہے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ پھر ان کے رکوع وسجود اور دوسری عبادتوں کا کیا مرتبہ ہوگا۔ اسی خطبہ میں حضورؐ نے فرمایا تھا:-

شَهْرٌ هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ اَفْضَلُ الشُّهُوْرِ وَ اَيَّامُهٗ اَفْضَلُ الْاَيَّامِ وَ لَيَالِيْهِ اَفْضَلُ اللَّيَالِيْ وَ سَاعَاتُهٗ اَفْضَلُ السَّاعَاتِ هُوَ شَهْرٌ دُعِيْتُمْ فِيْهِ اِلٰى ضِيَافَةِ اللّٰهِ

یہ وہ مبارک مہینہ ہے جو اللہ کے نزدیک تمام مہینوں سے افضل ہے، اس کے تمام دن تمام دنوں سے، اس کی تمام راتیں تمام دوسری راتوں سے اور اس کی تمام ساعتیں تمام ساعتوں سے افضل و بہتر ہیں۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں تم اللہ کے مہمان ہوتے ہو۔

پھر آپ نے فرمایا کہ تم اس ماہ مبارک میں خالص اور سچی نیت اور صدق دل سے خدا کی بارگاہ میں دعا کیا کرو کہ وہ تمہیں اس میں روزہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور قرآن حکیم کی تلاوت کا شرف مرحمت فرمائے۔

وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو اس مبارک مہینہ میں خدا کی مغفرت اور بخشش سے محروم رہ جائے۔ اس کے بعد ارشاد ہوا کہ تم اپنی بھوک اور پیاس سے روز قیامت کی بھوک اور پیاس کو یاد کرو۔ اپنے غریبوں اور محتاجوں کی خدمت اور مدد کرو، اپنے بزرگوں کی توقیر اور تعظیم کرو اور چھوٹوں پر رحم وکرم کرتے رہو اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلۂ رحم کا برتاؤ کرو، اپنی زبانوں اور آنکھوں کو ان باتوں سے محفوظ رکھو جو ان کے لیے جائز نہیں ہیں۔ یتیموں پر رحم کرو اور ان کے ساتھ مہربانی سے پیش آؤ اور خدا کی بارگاہ میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتے رہو۔ پھر حضورؐ نے فرمایا کہ تم میں سے اگر کوئی مومن کسی دوسرے روزے دار مومن کا روزہ افطار کرائے تو اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور اس کے گناہ بھی بخش دیے جاتے ہیں اگر چہ وہ کھجور کے ایک ٹکڑے اور پانی کے ایک گھونٹ ہی سے کیوں نہ افطار کرائے۔ خطبہ کے آخر میں آنحضرتؐ نے ارشاد کیا تھا کہ یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیطانی گمراہ کن طاقتوں کو مقید کر دیا جاتا ہے۔ بظاہر حضورؐ کا مقصود یہ تھا کہ جب اہل ایمان خلوص دل اور خضوع وخشوع کے ساتھ روزے رکھیں گے اور عبادت کریں گے تو نفس میں صلاحیت خیر بڑھے گی اور بدی کا جذبہ فنا ہو جائے گا۔ اور پھر

ظاہر ہے کہ اللہ اپنے فرماں بردار بندوں سے خوش ہوگا اور انہیں بے حساب ثواب عطا فرمائے گا اور دوسری طرف شیطانی طاقتوں کے لئے ضلالت وگمراہی پھیلانے کی تمام راہیں بند ہوجائیں گی۔ مگر یہ سب کچھ اسی وقت ہوسکتا ہے جب انسان احکام خداوندی پر پورے یقین اور خلوص کے ساتھ عمل کرے اور خدا اور رسولؐ کی معرفت کامل رکھتا ہو اور اسے اچھی طرح سمجھتا ہو کہ اللہ اس کے ہر عمل اور اس کی ہر نیت سے باخبر ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی ایک مسلم حقیقت ہے کہ اس ماہ مبارک کی جلالت وعظمت کے پیش نظر جس طرح اس میں ہر عملِ خیر کا ثواب بے حد ہے اسی طرح اس ماہ میں برے اعمال کی سزا بھی بڑی سخت ہوگی اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس ماہ مبارک کی عظیم برکتوں سے فائدہ اٹھانے کی بھرپور سعی کرے اور اپنے نفس اور کردار کی تطہیر کے اس بہترین موقع سے محروم نہ رہ جائے۔

## روزہ کی تاریخ

جہاں تک روزہ کا تعلق فاقہ یا ترک لذات سے ہے، مختلف شکلوں میں اس قسم کا روحانی فاقہ دنیا کی تقریباً ہر قوم میں موجود ملتا ہے جس کی طرف انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا کی دسویں جلد میں ان لفظوں کے ساتھ اشارہ کیا گیا ہے۔

''روزہ کے اصول اور طریقے اگر چہ آب وہوا اور ماحول کے حالات اور تاثرات کے اختلاف کی وجہ سے بہت کچھ ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں لیکن مشکل ہی سے کسی ایسے مذہب کو پیش کیا جاسکتا ہے جس کے روحانی نظام اور مذہبی اصول میں روزہ کو کلی طور پر نہ مانا گیا ہو''

ہندوؤں میں جو برت رکھنے کا رواج ہے وہ بھی اسی قسم کا ایک روحانی فاقہ ہے۔ ہندو قوم کی جتنی شاخیں اور جس قدر مذاہب ہیں ان سب ہی میں برت کا طرح طرح سے رواج پایا جاتا ہے۔ یونانیوں اور پارسیوں میں بھی اس قسم کے فاقے رائج تھے۔ غرض اس طرح وہ تمام قومیں جن کا حضرت آدمؑ سے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک کی آسمانی شریعتوں اور کتابوں میں سے کسی سے بھی تعلق نہ تھا ان میں بھی اس مذہبی اور روحانی فاقہ کا وجود ملتا ہے اور وہ غیر مسلم لوگ بھی اس قسم کے فاقہ کی مذہبی اہمیت کو سمجھتے تھے، اسباب اس رواج کے مختلف ہوسکتے ہیں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ سمجھدار لوگوں نے اس قسم کے فاقوں اور محدود طریقہ پر ترک لذات کے فائدوں کو محسوس کیا ہو اور اس کے بعد ہی اسے رواج دیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہر دور کے انبیاءؑ نے چونکہ اللہ کے حکم سے روزہ اپنی اپنی امتوں پر لازم کردیا تھا اسے دیکھ کر غیر قوموں نے بھی پیغمبروں کے روحانی نظام کے اس جز یعنی روزہ کو اپنے بنائے ہوئے نظام میں داخل کرلیا ہو اور اس کی شکل وصورت بدل دی ہو۔

رہا روزہ کا وہ تعلق جو انبیاءؑ اور مرسلینؑ کی شریعتوں اور ہدایات سے ہے اس کی شکل وصورت اور احکام وحدود کی تاریخ کی طرف قرآن حکیم کی یہ آیت صاف طریقہ پر اشارہ کررہی ہے ''**کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم**'' (بقرہ ۱۸۳) مسلمانو! تم پر روزہ اسی طرح واجب کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے کی امتوں پر واجب کیا گیا تھا۔

اس کا مطلب صاف ہے کہ جب اس کرۂ زمین پر نوع انسان کے لئے اللہ نے شرعی نظام نافذ کیا اور نبوتوں کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام کو بھیج کر شروع کیا گیا اسی وقت سے روزہ کا حکم بھی دیا گیا ہے اور ہر نبی کے دور میں اس کا وجود تھا۔ اسی بناء پر موجودہ مسخ شدہ توریت وانجیل میں بھی جابجا روزہ کا ذکر پایا جاتا ہے۔ توریت میں ہے کہ

بقیہ صفحہ ۱۴ پر

ویسے بھی قیادت بنائی نہیں جاتی بلکہ یہ خود ابھر کر سامنے آتی ہے جب ہم سب مل کر آگے بڑھیں گے تو خدا ہماری مدد کرے گا ہماری قوم ابھی بانجھ نہیں ہوئی ہے بلکہ ہمیں حالات کو سازگار کرنے کی ضرورت ہے۔ جونہی ہم ایک صحیح ڈگر پر چل پڑیں گے قدرتی طور پر قیادت ابھرے گی ہمیں کیا معلوم کہ ہمارے گلی کوچوں میں اور ماؤں کی گودیوں میں کیسے کیسے لعل و گہر پل رہے ہیں۔ کچھ وقت بڑی ہمت اور صبر کے ساتھ ایک کٹھن اور مشکل سفر طے کرنا پڑے گا بالآخر ہم اپنے گوہر مقصود کو پالیں گے۔

پہلے طالوت کا لشکر ترتیب دینے کی ضرورت ہے پھر اس لشکر میں کوئی نہ کوئی داؤد نکل ہی آئے گا جو جالوت کو سرنگوں کر دے گا۔

---

## بقیہ فضائل رمضان المبارک اور.........................

حضرت موسیٰ نے کوہ طور پر چالیس دن بھوک اور پیاس کے ساتھ گزارے اسی بناء پر یہودیوں میں چالیس دن روزہ رکھنے کا رواہ ہے۔

انجیل متی میں حضرت عیسیٰؑ کے روزوں کا ذکر پایا جاتا ہے کہ انہوں نے جنگل میں چالیس دن تک روزہ رکھا آپ اپنی قوم کو روزہ رکھنے کی ہدایت فرماتے تھے اور ان سے کہا کرتے تھے کہ'' جب تم روزہ رکھو تو دکھاوا کرنے والوں کی طرح اپنا چہرہ اداس نہ بنایا کرو کیونکہ وہ اپنا منہ اس لئے بگاڑتے ہیں کہ لوگ انہیں روزہ دار سمجھنے لگیں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ لوگ اپنا بدلا پاچکے لیکن جب تم روزہ رکھو تو اپنے سر میں تیل لگاؤ اور منہ دھوتا کہ دوسرے لوگوں کے سامنے نہیں بلکہ اپنے باپ کے سامنے جو نگاہوں سے پوشیدہ ہے، روزہ دار ظاہر ہو اور تمہارا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تم کو ظاہر میں اس کا بدلہ عطا کرے۔''

انجیل متی میں ایک دوسری جگہ لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ سے ان کے شاگردوں نے دریافت کیا کہ ہم خراب اور پلید روحوں کو اپنے نفس سے کس طرح نکال سکتے ہیں تو آپ نے جواب میں فرمایا ''خراب روحیں سوائے دعا اور روزہ کے کسی دوسری چیز سے نہیں نکل سکتیں۔''

خود عرب کے لوگ بھی جاہلیت کے زمانہ میں عاشورا کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ اس طرح جب سے انسان زمین میں آباد ہوا روزہ کی ابتدا بھی اس کے ساتھ ہی ساتھ ہوئی۔ اور ہر قوم اور ہر مذہب میں اس کا رواج رہا اور اس کو نفس کی صفائی اور تطہیر کے لئے ایک مؤثر ذریعہ سمجھا جاتا رہا مگر حقیقت یہی ہے کہ اس کی ابتدائی تعلیم پیغمبروں کو وحی الٰہی سے دی گئی جس کا سلسلہ نوع انسان کے باپ حضرت آدمؑ سے شروع ہوا اور پھر اب شریعت مصطفوی میں شامل ہو کر یہ سلسلہ قیامت تک رہے گا۔ اسلام میں روزہ کی بہت سی قسمیں ہیں کچھ فرض ہیں، کچھ نفل ہیں۔ مارہ رمضان المبارک کے روزے ہر بالغ و عاقل مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہیں جن کے تفصیلی احکام دینی کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں لیکن بہر حال اسلام میں روزہ کا مطلب صرف فاقہ نہیں اور صرف کھانے اور پینے کو ترک کر دینا نہیں ہے بلکہ اس کی شرطیں اور احکام مقرر ہیں جن کو پورا کیے بغیر روزہ صحیح نہیں ہوتا۔

**حدیث قدسی**

حرام خوری کے ساتھ عمل خیر کرنے والا چھلنی میں پانی لے جانے والے کے مانند ہے۔ (عدۃ الداعی)